نعت
لاہور

لقائے نعت

جولائی 2011

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا **24** واں سال

راجا غلام محمد (صدر ادارہ اقبال ہاسٹل) کی یاد میں جاری کیا جریدہ

ماہنامہ لاہور

نعت

جلد 24 جولائی 2011 شمارہ 7

لقائے نعت

مدیر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ایسوسی ایٹ ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر ـ اظہر محمود [0321-9409900]

منیجر: راجا اختر محمود [0321-9409200]

پبلشر: راجا رشید محمود

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ اور ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

قیمت:
18 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرون ممالک کے لیے 100 ریال

فون: 7463684

دفتر: 5/10 گلی نمبر، شاداب کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ: 54500

e.mail: madnigraphics@hotmail.com

شاعرِ نعت کا ۵۵ واں اُردو مجموعۂ نعت

لقائے نعت

راجا رشید محمود

حرم مدینۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے

بابِ بلال رضی اللہ عنہ

کے نام

جس
کی
خنک تابیاں
شاعر
کی
روح و جاں
میں
بسی
رچی
ہیں

صورتیں

١ گفتگو رب میں صبح و مسا لے درود کو
اور روح و جان و دل میں بسا لے درود کو ٩

٢ پڑھتے ہوئے نعتوں کو تماشا نہ کیا کر
سرکار ﷺ کی الفت کو تو رسوا نہ کیا کر ١٠

٣ وہ جو ہے ذکرِ پیمبر ﷺ میں شاد شام و سحر
وہ خوش نصیب رہا بامراد شام و سحر ١١

٤ دو التماس آقا ﷺ کا جو ہوا راضی
وہ جیت لے گا حساب نشور کی بازی ١٢، ١٣

٥ ہیں لم محبوب ایمان کو پالنے والے
قریہ سرور کونین ﷺ کو جانے والے ١٤

٦ گوش دل سے جو پیمبر ﷺ کا کہا سنتا ہے
مرض اس شخص کی درمان صدا سنتا ہے ١٥

٧ جو کوئی سرور کون و مکاں ﷺ کا رستہ لے
اس کو رب کریم و رحیم اپنا لے ١٦، ١٧

٨ مؤثر اک نظر محبوب حق ﷺ کی اس قدر ٹھہری
جو دنیا نے خطا بھری تھی وہ زہد و زہد ٹھہری ١٨، ١٩

٩ محبت سرور کونین ﷺ کی رگ رگ میں جاری ہے
یہ میری نعت گوئی اک طرح بے اختیاری ہے ٢٠، ٢١

١٠ وہ جو توصیف شہنشاہ عرب ﷺ کرتے ہیں
صبح کرتے ہیں اسی کام میں شب کرتے ہیں ٢٢

١١ جو نعت مصطفیٰ ﷺ گاتے ذوق شوق میں
وہ سرور عافیت پائے ذوق شوق میں ٢٣

١٢ اپنے سر پہ ہے درود مصطفیٰ ﷺ کا سائباں
ہے عنایات و عطائے کبریا کا سائباں ٢٤

١٣ وظیفہ محبوب رب پاک ﷺ سے سرشار دل
کرتا ہے طیبہ سے اپنے پیار کا اظہار دل ٢٥

١٤ اتنا اثر مدینے کی آب و ہوا کا تھا
ہم کو یقین حبیب خدا ﷺ کی عطا کا تھا ٢٦، ٢٧

١٥ یوں تو شاعر ہے ترا آقا ﷺ کا ثنا خواں بھی ہے
تیرا اسلوب مگر شان کے شایاں بھی ہے؟ ٢٨، ٢٩

١٦ پہنچا ہے کب جو مگر طیبہ گیا نہیں
رب کا وہ ہے جو نبی ﷺ کا ہوا نہیں ٣٠، ٣١

١٧ آقا نہیں ہے عمر بھی ﷺ کا خیال کب
سنتا ہے دیکھیں دل کی مرے ذوالجلال کب ٣٢

١٨ دو محبت سرکار ﷺ سے گزرتے ہوئے
چلا تو میں بھی تھا شہر نبی ﷺ کو ڈرتے ہوئے ٣٣

١٩ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تھیں آندھیاں سوغات کی
مجھ پہ طیبہ میں تھی بارش ہماگوں ذرات کی ٣٤

٢٠ کوئی در لینا نہیں سرکار ﷺ کے در کی جگہ
سنگ دربار پیمبر ﷺ ہی پہ ہے سر کی جگہ ٣٥

٢١ شافع عصیاں شعاراں دوسرا کوئی نہیں
اپنا آقا ﷺ کے سوا تو آسرا کوئی نہیں ٣٦

٢٢ جب اپنی طرف آقا و مولا ﷺ نے نظر کی
دنیا نے خطا میری وہیں زہد و زہد کی ٣٧

۲۳ ہمیں انساں کی بخشش بھی خالق سے صباحت ہے
ثنائے مصطفیٰ ناموسِ نبی ﷺ کرنا ہی غیرت ہے ۳۹،۳۸

۲۴ اپنی پلکوں پہ عقیدت کو سجائے رہنا
شہرِ طیبہ میں سبھی دیپ جلائے رہنا ۴۱،۴۰

۲۵ تشریف لائیں خواب میں بھی سیدی ﷺ کبھی
ہو تا کہ زندگی مری غم سے بری کبھی ۴۳،۴۲

۲۶ ہے وردِ مصطفیٰ ﷺ جس کا وظیفہ صبح و شام
ہو رہا ہے وہ تصور میں نبی ﷺ سے ہم کلام ۴۴

۲۷ عنایات و عطایا ہیں گدا پر
توجہ ان ﷺ کی ہے ہر التجا پر ۴۵

۲۸ دیے محبتِ سرکار ﷺ کے جلائے ہوئے
مدینے پہنچے ہم اپنا سر جھکائے ہوئے ۴۶

۲۹ شہرِ رسولِ پاک ﷺ کو جانے کے واسطے
خالق کو رو نبی ﷺ کے زمانے کے واسطے ۴۷

۳۰ سرکارِ کائنات ﷺ کے احسان کم نہیں
فضلِ نبی ﷺ میں رحمتِ رحمان کم نہیں ۴۹،۴۸

۳۱ لگایا ہے انہیں مدحِ نبی ﷺ سے کام پہ ایسا
قبول رب نے ہر اک شعر لکھا معتبر ایسا ۵۱،۵۰

۳۲ تھا نبوت کے تسلسل کو نبی ﷺ پہ اختتام
آ نہ آ ان کے بعد کوئی بھی نبی ممکن نہ تھا ۵۲

۳۳ بندہ مائل ہو جب بندگی کی طرف
مڑ ہو سرکار ﷺ کی پیروی کی طرف ۵۳

۳۴ نعت ہے میرا ہنر حمدِ خدا ہے میرا فن
اس سے بڑھ کر نہیں فضلِ خدا سے مطلقاً ۵۴

۳۵ جب بھی ہم در پہ پیمبر ﷺ کے صدا دیتے ہیں
ہم کو سرکار ﷺ طلب سے بھی سوا دیتے ہیں ۵۵

۳۶ رابطہ ہے اولیاء نے مصطفیٰ ﷺ سے رابطہ
اس لیے رکھتا رہا ہوں صوفیہ سے رابطہ ۵۷،۵۶

۳۷ نبی ﷺ کے ذکر میں مشغول تم بھی ہو ہم بھی
پھٹک سکے گا نہ اپنے قریب تو غم بھی ۵۸

۳۸ مالکا! مجھے بھیجے جو مدینے میں تو اب کے
الفاظ مجھے سوجھے عطا کرنا ادب کے ۵۹

۳۹ قبرِ پاک کو آنکھوں میں بسا کر دیکھو
اس طرح اپنے پیمبر ﷺ کو منا کر دیکھو ۶۱،۶۰

۴۰ جس میں مدحِ آقا ﷺ کی خاص محبت ہو گی
ہر جگہ لوگوں میں اس کی شخصیت ہو گی ۶۳،۶۲

۴۱ نبی ﷺ کی حیثیت کے ہو کے قائل
ہوئے شیر و شکر سارے قبائل ۶۴

۴۲ نعتِ رسولِ پاک ﷺ جو گاتا چلا گیا
رنج و غمِ جہاں کو بھلاتا چلا گیا ۶۵

۴۳ ماہِ رجب میں رات ملن کی جو آئی ہے
آقا ﷺ کی عرشِ کبریا پہ رسائی ہے ۶۶

۴۴ پلکوں پہ سولی یادِ نبی ﷺ کے سجائیے
نغمے نعوتِ سرورِ عالم ﷺ کے گائیے ۶۷

۴۵ درود پاک سے الفت ہماری
عبادت ہے یہی عادت ہماری ۶۹،۶۸

۴۶ یادِ نبی ﷺ سے دل میں جلتا ہے جو دیا سا
دیتا ہے ظلمتوں میں محمود کو دلاسا ۷۱،۷۰

۴۷ سخن گستر کوئی جو ہو حسانؓ سا ہے
اس بندے کو نعتوں کا یا دیوان ملتا ہے ۷۳،۷۲

۴۸ بنا لے مہر سرورِ عالم ﷺ کو چارہ ہی نہیں
اس حوالے سے بھی کیا روشن مرا ماضی نہیں ۷۵،۷۴

۴۹ مہرِ نبی ﷺ کا دل پہ مرے کیا اثر نہیں
لب بند کیا نہیں مرے کیا دیدے تر نہیں ۷۷،۷۶

۵۰ نبی ﷺ کی مدح کرنے میں نہیں کچھ بھی کمال اپنا
ہے فضلِ رب سے نعتِ پاک میں یہ اشتغال اپنا ۷۹،۷۸

۵۱ پائے شرف تمہاری دعا بھی قبول کا
سرکار ﷺ کو جو واسطہ دو تم بتولؓ کا ۸۰

۵۲ جب سے دیارِ پاک سے ہو آئی ہے نگاہ
اس دن سے بھری والقلب بینائی ہے نگاہ ۸۱

۵۳ ہے طالبِ رسولِ امیں ﷺ مایۂ نجات
پائے گا ہر مطیعِ نبی ﷺ تحفۂ نجات ۸۲

[فردیات نعت صفحہ ۱۳، ۱۶، ۱۹، ۲۷، ۲۹، ۳۱، ۳۹، ۳۱، ۳۳، ۳۹، ۵۱، ۵۷، ۶۱، ۶۳، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۷۵، ۷۷، ۷۹ پر ہیں۔]

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تقلیدِ رب میں صبح و مسا لے درود کو
اور روح و جان و دل میں بسا لے درود کو

قلب اس کا ہو گا نورِ نبوت سے سرفراز
ہونٹوں کے واسطے جو بنا لے درود کو

آئے گا خضرِ رحمتِ رحمان میں وہی
وہ جو وظیفہ اپنا بنا لے درود کو

پائے گا جاں میں وفرِ طمانیت و سکوں
جو خوش نصیب دل سے لگا لے درود کو

پہلے تو اسمِ ربِّ دو عالم سے لے، اور پھر
لب ہائے تر پہ اپنے سجا لے درود کو

طیبہ میں حاضری کو جو ہو عازمِ سفر
ہمراہ تو برائے عطا لے درود کو

کیا سامنا لحد میں سوالات کا اسے
پہلے نکیروں کو جو سنا لے درود کو

محمودؔ چاہے تو جو توجہ حضور ﷺ کی
کثرت میں روز تھوڑا بڑھا لے درود کو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتے ہوئے نعتوں کو تماشا نہ کیا کر
سرکار (ﷺ) کی اُلفت کو تو رُسوا نہ کیا کر
اے دوست! کبھی خواہشِ دُنیا نہ کیا کر
تو بندۂ آقا (ﷺ) ہے تو ایسا نہ کیا کر
خوشنودیٔ سرکارِ مدینہ (ﷺ) ہو مُقدّم
تو اور کسی شے کی تمنّا نہ کیا کر
تحمیدِ خدا، نعتِ پیمبر (ﷺ) کے علاوہ
قرطاس پہ کچھ اور اُسے املا نہ کیا کر
کافی ہے کہ ہے "صلِّ علیٰ" تیرے لبوں پہ
حال ایسا رکھا کر، غمِ فردا نہ کیا کر
ہو یاد اگر تجھ کو پیمبر (ﷺ) کی ہدایت
خالق کی عبادت میں تو سودا نہ کیا کر
رکھ طیبۂ سرکار (ﷺ) میں گردن کو جھکائے
پہنچے جو وہاں، سر کو تو اُونچا نہ کیا کر
محمودؔ ملا تجھ کو جو سرکار (ﷺ) کے در سے
رکھ دل میں اُسے، راز کو اِفشا نہ کیا کر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو ہے ذکرِ پیمبر (ﷺ) میں شاد شام و سحر
وہ خوش نصیب رہا بامُراد شام و سحر
خدا کا مدحِ نبی (ﷺ) پہ ہے صاد شام و سحر
ملی فرشتوں سے احقر کو داد شام و سحر
کرم نبی (ﷺ) کا ہے مجھ پہ زیاد شام و سحر
ہے میرے ساتھ بھی اعتماد شام و سحر
قریبِ رب ہوا، جس شخص کو نصیب رہی
حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) کی یاد شام و سحر
خوشی بھی یادِ رسولِ خدا (ﷺ) میں تھی وافر
خدا کا لُطف ہُوا مُستزاد شام و سحر
وہ کیا ہیں بندے جو نعتِ نبی (ﷺ) میں رکھتے ہیں
نظر کے سامنے اپنا مفاد شام و سحر
اطاعت ان کی نہیں، صرف نام لیتے ہیں
طبیعتوں میں ہے کیسا تضاد شام و سحر
حضور (ﷺ) دیکھ لیں، کرتے ہیں نام سے مُسلم
گلی محلّوں میں کیسا "جہاد" شام و سحر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ اطاعتِ سرکار ﷺ کا جو ہے راہی
وہ جیت لے گا حسابِ نشور کی بازی
زمینِ طیبہ ہمیشہ نگاہ سے چومی
یہی ہے حال بھی میرا یہی رہا ماضی
ہوئے جو اشک پیمبر ﷺ کے ذکر پہ جاری
ہیں نکلے بحر عقیدت سے اُس کے موتی
نبی ﷺ کے در پہ جو پہنچے تو کیسی محرومی
وہاں پہ خواہشیں ساری نہ کیسے ہوں پوری
زبانِ دل کا جو تھا اسمِ مصطفیٰ ﷺ ساتھی
کسی بھی کام میں مجھ کو ہوئی نہ مایوسی
ہے اس کی ڈور تو سانسوں کے ساتھ بندھی
نہیں ہے الفتِ سرکار ہر جہاں ﷺ وقتی
ذرہ رکھ۔ لے کے چلا تھا میں طیبہ کو خالی
پلٹ کے آیا تو اس میں جہاں کی دولت تھی

دعا یہی ہے تمنا یہی ہے غرض یہی
کہ آئے قبرِ پیمبر ﷺ میں آخری ہچکی
جو میرے متنِ خلوص و وفا کی ہے سُرخی
اسی میں محبتِ حبیبِ کریم ﷺ ہے رچی
پکڑ کے رکھیں جو مسلم غفور کی رسّی
نبی ﷺ کے حکم سے پائیں جہان کی شاہی
نبی ﷺ کے شہر کو میرے خیال کا پنچھی
اُڑا ہے جب بھی تو اس کی اُڑان ہے اصلی
بھنور کے بیچ جو تھی ڈوبنے ہی کو کشتی
درودِ پاکِ نبی ﷺ سے رشیدؔ پار لگی

مدحِ سرکار ﷺ میں گزرے تو مناسب تر ہے
زندگی کٹنے کو تو دوستو! کٹ جائے گی
نعت پڑھ کر تُو اگر راہِ مدینہ لے گا
جو بھی اڑچن یا صعوبت ہے وہ ہٹ جائے گی
حملہ ناموسِ نبی ﷺ پہ جو کرے گا کوئی
سامنے اُس کے یہ غیرت ہے جو ڈٹ جائے گی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گوشِ دل سے جو پیمبر ﷺ کا کہا سنتا ہے
عرش اُس شخص کی رحمان سدا سنتا ہے
معصیت کار کو ملتی ہے نویدِ بخشش
دل کے کانوں سے وہ جب "صلِّ علیٰ" سنتا ہے
جس سماعت کی اگر ہو بھی تو بے سُود سمجھ
نعت سنتا نہیں جو بندہؑ وہ کیا سنتا ہے
اُس کے سینے میں اترتی ہے سکینت وافر
جو پیمبر ﷺ کا کوئی حرفِ ثنا سنتا ہے
اس کو لے لیتی ہے گھیرے میں عطائے خالق
وہ جو کہتا ہے کوئی نعتِ نبی ﷺ یا سنتا ہے
اس کو رضوان کی آتی ہے صدائے پیہم
کان جو ذکرِ نبی ﷺ صبح و مسا سنتا ہے
آ پہنچتے ہیں نبی ﷺ اس کی مدد کو آخر
خاطی کو حشر میں پہلے تو سزا سنتا ہے
میرے آقا کے سوا، ربِّ پیمبر ﷺ کے سوا
اور بے کس کی کوئی آہ و بُکا سنتا ہے؟
بارہا میں نے یہ محسوس کیا ہے محمودؔ
میں جو طیبہ میں کہوں، میرا خدا سنتا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں علَم مذہبِ اخلاق کو پانے والے
قریۂ سرورِ کونین ﷺ کو جانے والے
ذکرِ آقا ﷺ کا تو کرتے ہیں زبان دل سے
رازِ اُلفت کا زمانے سے چُھپانے والے
اُمّتی ہونے کا حق صَرف ادا کرتے ہیں
اُن کے احکام کو روحوں میں بسانے والے
ان کو بھی عفو کے احکام نے سائے میں لیا
جتنے کافر تھے پیمبر ﷺ کو ستانے والے
میرے سرکار ﷺ اُخوت کی خُنک تابی سے
آگ نفرت کی جہاں سے ہیں بُجھانے والے
اہلِ اُلفت کو ہیں اصحابؓ رسولِ اکرم ﷺ
اُنسِ سرکار ﷺ کے اسباق پڑھانے والے
قُربِ سرکار ﷺ کے اعزاز کو پا لیتے ہیں
جاں کو ناموسِ پیمبر ﷺ پہ لُٹانے والے
ہوں گے امداد کناں حشر میں ہم جیسوں کے
غم و آلام میں روتوں کو ہنسانے والے
نعتیں کہنے سے تو محمودؔ نہ باز آئیں گے
جو بھی کہتے ہیں، کہے جائیں زمانے والے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی سرورِ کون و مکاں ﷺ کا رستہ لے
اسی کو ربِّ کریم و رحیم اپنا لے

جو چاہے جنتِ ماویٰ رہِ مدینہ لے
نبی ﷺ کے قبّہ کے سائے میں آ کے ستا لے

جو چاہے تو کہ جہاں کی مسرّتیں پا لے
تو جھولی نقشۂ آقا ﷺ پہ جا کے پھیلا لے

عطا و لطفِ الٰہی کا جو سہارا لے
چلے وہ گھر سے تو شہرِ نبی ﷺ کا جادہ لے

درودِ پاک ہی محبوبِ ربِّ اکرم ﷺ کا
غم و الم کو مداوا کے واسطے جا لے

اُسی کا نام سرِ حشر و نشر گونجے گا
جو نغمے دُنیا میں نعتِ حضور ﷺ کے گا لے

جو وردِ اسمِ رسولِ کریم ﷺ اپنا لے
اسی کا نام پسِ مرگ بھی زمانہ لے

اسے نصیب محبّت خدائے پاک کی ہو
قدم جو سرورِ کون و مکاں ﷺ کے بندا سے لے

نظر میں رکھّے گا داروغۂ بہشت اُسے
ریاضِ جنتِ آقا ﷺ کا جو نظارہ لے

شمار میری بھی بخششوں کا کیا ہو رشیدؔ
نبی ﷺ ہیں میرے مُقدّر کے آپ رکھوالے

☆☆☆☆☆

اٹھے تھے قدم حبیب. الٰہی کی طرف جب
دل دھڑکا تھا سرکار ﷺ کے مسکن کے لیے بھی

افکار جو تھے اسمِ پیمبر ﷺ سے درخشاں
تھا باعثِ تسکیں یہ مرے مَن کے لیے بھی

آئینِ پیمبر ﷺ میں عیاں راہ نمائی
جو بزم کی خاطر ہے وہی رن کے لیے بھی

دُنیا میں بھی اچھائی کی اُمّید ہے ان ﷺ سے
ہوں عرض کناں طیبہ میں مدفن کے لیے بھی

تھے بخششِ اُمّت کے تمنّائی تو محمودؔ
سرکار ﷺ کرم کوش تھے دشمن کے لیے بھی

☆☆☆☆☆

جونہی خاکِ نظر آگئی ہے ذکرِ سرورِ دیں ﷺ سے
جو کشتِ دل کی تھی، وہ چند لمحوں میں کھنڈر ٹھہری

جو چاہو تو حقیقت پوچھ لو زوّارِ طیبہ سے
نہیں ہے رت یا اس جا کی صد رشکِ سحر ٹھہری

میں پھر اک مجھو خوشی مانا گیا بجز
مسرّت زا مرے دل کو نویدوں کی خبر ٹھہری

کہا محمودؔ سے ہاتف نے حالِ حشر میں اتنا
کہ اس جا شاعری نعتِ نبی ﷺ کی باہنر ٹھہری

سارے حروف مدحِ پیمبر ﷺ لکھے ہوئے
اعلیٰ ہیں میرے قلب کے اندر لکھے ہوئے

اللہ جانتا ہے کہ ہیں میرے ہاتھ سے
نعتِ حضور ﷺ میں کئی دفتر لکھے ہوئے

تعریفِ مصطفیٰ ﷺ میں جو اللہ نے کہے
فقرے وہ سارے ہیں مرے لب پہ لکھے ہوئے

اب تو مجھے حضور ﷺ کے گھر جانا آ گیا
قسمت میں میری پہلے تھے چکّر لکھے ہوئے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤثر اک نظر محبوبِ حق ﷺ کی کس قدر ٹھہری
جو دنیائے خطا میری تھی، وہ زیر و زبر ٹھہری

چکا چوند سے دل تو تب بیتابی دو عالم کی
مری آنکھوں میں شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی رہگذر ٹھہری

جو ہر لطف و کرمِ رسول اللہ ﷺ کے پاسے
مری مجبورِ طیبہ آنکھ جو تھی پُرنم ٹھہری

میں کہنا چاہتا تھا شہِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں
گزارش مختصر تر تھی، مگر وہ معتبر ٹھہری

حقیقت کھل گئی سب پہ جب لبوں پہ آخر میں
کرو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ تو بات ہر اک پُر اثر ٹھہری

مرے دل میں سکونِ دو جہاں نے پھر جگہ پالی
نظر میری جونہی اس گنبدِ پُر نور پہ ٹھہری

خدا خلوت میں ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کو منتظر ٹھہرا
شبِ معراج تو وہ رات تھی جو مختصر ٹھہری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت سرورِ کونین ﷺ کی رگ رگ میں جاری ہے
یہ میری نعت گوئی کس طرح بے اختیاری ہے
خزانوں کے ہیں مالک، اس پہ ذوقِ انکساری ہے
کہ جتنا فقر ہے سرکار ﷺ کا خود اختیاری ہے
تری مجبوریٔ طیبہ میں جتنی بے قراری ہے
سمجھ اس سے حقیقت یہ کہ اب تیری ہی باری ہے
وہ جس مقصد سے عم اسدینؓ نے جان پنچ ہاری ہے
جہانِ کفر و ظلمت پر اسی کا خوف طاری ہے
تحفظ حرمتِ سرکار ﷺ کا دیں کی ضرورت ہے
نہیں مسلم جنہیں اس باب میں بھی جان پیاری ہے
عطا اعزاز ہو امت کو آقا ﷺ! سرفرازی کا
دعا ہے، التجا ہے آپ سے، منت ہے، زاری ہے
خدا نے فرض توقیرِ نبی ﷺ فرمائی ہم سب پر
کمی جو ان کی عزت میں کرے، وہ شخص ناری ہے

رسول پاک ﷺ نے تعلیم دی ہے جن فضائل کی
تحمل اور اخوت ہے تو پیار اور بردباری ہے
جو تھے اسرارِ قربِ خالق و محبوبِ خالق ﷺ کے
نہ کھولے نہ تجسم و استوا نے کچھ ایسی رازداری ہے
نہ کیوں چشمِ کرم سرکار ﷺ کی ہوتی مری جانب
قیامت میں مرے ہمراہ میری شرمساری ہے
ادھر آقا ﷺ کی خواہش پر ہے میرا منتظر رضواں
اگرچہ اس طرف میزان پر عصیاں شماری ہے
نبی ﷺ ہر امتی کی مغفرت کے ہیں تمنائی
ہر اک بندے کی خاطر مصطفیٰ ﷺ کی غمگساری ہے
مسلمانوں کے قاتل وہ ہیں جو ہیں نام کے مسلم
حضور ﷺ اب تو ہر اک جا پہ یہی تخریب کاری ہے
خدارا ان سے چھٹکارا ہمیں دلوایئے آقا ﷺ!
گنہ کا بوجھ کاندھوں پر لیا ہے جو وہ بھاری ہے
جو نہی پکڑ گیا محمودؔ اسے جانا ہے جنت میں
یہ نعتِ رسولِ محترم ﷺ کا اشتہاری ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو توصیفِ شہنشاہِ عرب [illegible] کرتے ہیں
صبح کرتے ہیں اسی کام میں شب کرتے ہیں
ہیں رؤف اور رحیم حق و [illegible] اپنے
ہم تو جو چاہتے ہیں [illegible] سے طلب کرتے ہیں
جو پڑھا بیٹھتے ہیں پھر "صلّ علیٰ" کی گنتی
کس طرح سے وہ مدوائے تعجب کرتے ہیں
اس کا اظہار نہ کیوں شعر و سخن میں ہو
جو ترس پہ پیمبر [illegible] کے طلب کرتے ہیں
مانگ لیتے ہیں پیمبر [illegible] سے وہ نسخے ان کے
جو جہاں بھر میں طریقت کا مطلب کرتے ہیں
جن کی قربت یا قربت تھی صاحبِ حق [illegible] سے
ان کی تکریم صحابہ و سب کرتے ہیں
حشر میں مالکِ تکریم وہ بندے ہوں گے
نام پیدا کس کا [illegible] سے وہ ادب کرتے ہیں
شاعری [illegible] تو محمود [illegible] آتی
وہ ج کہتی [illegible] نہ جب [illegible] ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نعوتِ مصطفیٰ ﷺ گائے وفورِ شوق میں
وہ سرورِ عافیت پائے وفورِ شوق میں
اس کو حاصل ہو کفالت سرورِ کونین [illegible] کی
جو مدینے میں پہنچ جائے وفورِ شوق میں
یادِ طیبہ، ذکرِ آقا ﷺ میں مگن رہتے ہوئے
میں بھی آ پہنچا ہوں دنیائے وفورِ شوق میں
مستِ حُبِّ حبیبِ کبریا ﷺ کو پائے گا
پینا چاہے گا جو مینائے وفورِ شوق میں
جس بھی بخت آدمی کو مغفرت کی ہو طلب
مدحتِ سرکار ﷺ اپنائے وفورِ شوق میں
دین و عقبیٰ کی ہر نعمت جسے درکار ہو
ہاتھ ان ﷺ کے در پہ پھیلائے وفورِ شوق میں
قادری ممتاز زندہ باد! جس نے کر دیا
کارنامہ ایک انشائے وفورِ شوق میں
لطف آقا ﷺ کا اگر محمودؔ خواہش مند ہے
راہِ طاعت لے تمنائے وفورِ شوق میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے سر پہ یہ درودِ مصطفیٰ ﷺ کا سائباں
ہے عنایت و عطائے کبریا کا سائباں
چھا گیا مدح و ثنائے سرورِ کونین ﷺ سے
مجسم ہے توقیر پہ حسنِ بقا کا سائباں
ہوں گا میں جس وقت آسودہ بقیعِ پاک میں
جب لپیٹے گا خدا صبح و مسا کا سائباں
ہو گا فضلِ مصطفیٰ ﷺ سے حشر میں سایہ کناں
عاصیوں پہ رحمتِ رب کی گھٹا کا سائباں
س میں ہم برپا کریں گے محفلِ نعتِ نبی ﷺ
جب تنے گا آخرش روزِ جزا کا سائباں
مل گئی خوشنودیٔ سرکار ﷺ جس کو چھا گیا
سر پہ اس خوش بخت کے رب کی رضا کا سائباں
جس میں اقوالِ پیمبر ﷺ کی سکینت پاؤ گے
ہے فرامین و قوانینِ خدا کا سائباں
جو محافظ حرمتِ سرور ﷺ کے ہیں، مرتے نہیں
ورنہ ہے سب کے لیے قائم فنا کا سائباں
روح میں ترے گی ٹھنڈک مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کی
سر پہ جب محمود کے ہو گا قضا کا سائباں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الفتِ محبوبِ ربِّ پاک ﷺ سے سرشار دل
کرتا ہے طیبہ سے اپنے پیار کا اظہار دل
ہے حقیقت میں وہی اک محرمِ اسرارِ دل
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو جو رہے تیار دل
طیبہ میں تھا دھڑکنوں کے ساتھ رقصِ خوش دلی
تھا یہاں آنے سے پہلے در پئے آزار دل
جب ہوا دیدِ قدومِ مصطفیٰ ﷺ سے فیض یاب
میں تو خفتہ تھا مگر میرا رہا بیدار دل
ذاکرِ سرکار ﷺ ہوتا ہے تجھے تو یاد رکھ
صاحبِ کردار جاں ہو صاحبِ کردار دل
جب چلا طیبہ کو تو اس پہ تھا ظلمت کا اثر
واپسی پہ لے کے آیا ہوں میں پُر انوار دل
اور تو محبوب خالق کا نہیں ہے کوئی بھی
کیوں نہ ہو غیرِ پیمبر ﷺ سے مرا بیزار دل
راز یہ افشا ہوا اہلِ وفا پہ دین کا
حبِّ سرور ﷺ ہی نہ ہو جس میں وہ ہے بیکار دل
اس کو بھی تسکینِ روح و جاں کی دولت دیجیے
پایا ہے محمود نے جب طالبِ دیدار دل

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا تو مدینے کی آب و ہوا کا تھا
ہم پر تو فیض صاحب [illegible] عطا کا تھا
محبوب کبریا ﷺ نے جو بنا بنا دیا
اعزاز یہ بھی ایک ہماری خطا کا تھا
[illegible] اثر جو منظر کمال پہ چھا گیا
قوسوں کا قرب حسن تھا تو دائرہ کا تھا
اخلاق مصطفی ﷺ پہ اثر تھا غفور کا
جو نور سارے متن پہ تھا حاشیہ کا تھی
پھر عطا بڑھ گئی اور قیمت [illegible] دیا
اللہ کو خیال میں ﷺ کی رضا کا تھا
[illegible] درود سے [illegible] پہنچی زبان دل
تھا [illegible] وظیفہ صبح و مسا کا تھا
"اَلشَّفَاعَةُ لِی" تھا ہمیں یاد حشر میں
عصیاں کے باوجود نہ ڈر کچھ سزا کا تھا

[illegible] کا [illegible]
[illegible] میر [illegible] تو [illegible] کا تھا
[illegible] بھی مدینے میں [illegible] نے [illegible]
[illegible] کا ساتھ [illegible] کا تھا
[illegible] کے حضور [illegible]
[illegible] تو صلِّ علیٰ کا تھا
[illegible] نعت
[illegible] کا تھا

قلب [illegible] تو [illegible] توانائی [illegible]
[illegible] کا شیدائی [illegible]
[illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تو شاعر ہے تُو' آقا ﷺ کا ثنا خواں بھی ہے
تیرا منسوب مگر شان کے شایاں بھی ہے ؟
روح بھی نورِ پیمبر ﷺ سے ہے تاباں اپنی
اک دیا اُنس کا پلکوں پہ فروزاں بھی ہے
راہ میزاں کے فرشتے ہی نہیں دیکھتے اُس کی
منتظر مدحِ سرکار ﷺ کا رضواں بھی ہے
منزلِ حاجتِ سرور ﷺ کو چلو تو یارو!
راہ مشکل تو نظر آتی ہے' آساں بھی ہے
اپنی آنکھیں بھی مدینے کی نگاہوں میں ہیں
دیکھتا ہے کہ کوئی ہجر میں گریاں بھی ہے
خواہشِ دیدِ مدینہ تو ہے خواہش سب کی
ذہنِ طیبہ کا کسی جسم کو ارماں بھی ہے ؟
حشر میں پوچھیں گے ہر یک سخن گستر سے
تیرے ہاتھوں میں کوئی نعت کا دیواں بھی ہے ؟

بات آقائے عوام کی' ظہورِ سرور ﷺ!
ہم مسلمانوں پہ اللہ کا احساں بھی ہے
مختلف رنگ جہاں بھر میں نظر آتے ہیں
رنگِ اخضر ہے جو دنیا میں نمایاں بھی ہے
کہتے تو رہتے ہو آقا ﷺ کی ثنا میں محمود
بات امت کی تو ہے' عجز کا ساماں بھی ہے ؟

درودِ سرورِ عالم ﷺ کا حامل
جو ہے' اس پر ہے جنت آپ مائل
مسلمانانِ پاکستان کے قاتل
بزعمِ خویش ہیں ملت میں شامل
کیا جب استغاثہ مصطفیٰ ﷺ سے
ہوئی آسان ہر بندے کی مشکل
تعلق جن کا ہے آقا ﷺ کے در سے
کیسے جائیں گے وہ جنت میں داخل
رضا و جامی و اقبال ، سب ہیں
گلستانِ مدینہ کے عنادل

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پہنچا ہے مکّہ جو، مگر طیبہ گیا نہیں
رب کا وہ کیسے ہے جو نبی ﷺ کا ہُوا نہیں
تابندگی سے اس کا علاقہ ذرا نہیں
گردِ مدینہ نے اگر چہرہ اَٹا نہیں
اس کی پہنچ نہ ہو گی خدائے کریم تک
وہ جو درِ حبیبِ خدا ﷺ تک رسا نہیں
آقا حضور ﷺ نے یہ بتایا جہان کو
سجدہ کسی کو رب کے علاوہ روا نہیں
محجوب سے تو کچھ بھی چھپتا نہیں مُحب
کیا ہے جو رب نے اپنے نبی ﷺ کو دیا نہیں
فرقِ زمیں پہ عظمتوں کے تاج کی طرح
دستارِ ارض کیا یہی گنبد ہرا نہیں
مرقوم ہے کلامِ خدائے کریم میں
خالق کے بعد کوئی نبی ﷺ سے بڑا نہیں

رکھتا ہوں پیش اپنے نبی ﷺ کے حضور روز
میری گزارشوں کی کوئی انتہا نہیں
سر کی طرح سے اس کا بھی ہے اختصاص یہ
حرمین کے علاوہ کہیں دل جھکا نہیں
فضلِ حضور ﷺ کے ہوں مَیں سائے میں اس طرح
سر میں اَنا نہیں ہے تو دل میں ریا نہیں
ہر لمحۂ حیات مرا اس پہ دال ہے
سرکار ﷺ کے کرم کی کوئی انتہا نہیں
آقا حضور ﷺ سے جو میں ہوتا ہوں ملتجی
تدفین طیبہ کے سوا کچھ مدّعا نہیں
محمودؔ ہے وظیفۂ اہلِ دل یہی
"صلِّ علیٰ" نہیں تو کوئی اِتّقا نہیں

جان جاؤ گے محبت کی حقیقت دوستو!
رہنمائی ہو اگر تم مصطفیٰ ﷺ کے دور سے
خواہشیں سے جانا سطحِ مرتفع پر بے دریغ
استفادہ کر سکو تم جو حرا سے؛ نور سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آتا نہیں ہے شہرِ نبی ﷺ کا خیال کب
سنتا ہے دیکھیں دل کی صدائے ذوالجلال کب
ٹوٹے گا اہلِ کفر کا سرکار ﷺ! جال کب
عفریتِ ظلم و جور کو ہوگا زوال کب
دستِ عطا نبی ﷺ کا ہے ہر وقت کام پر
کب دیکھتا ہے بندہ کرے گا سوال کب
بے مثل و بے نظیر جو تخلیقِ رب تھے وہ
امکان میں رہی کہاں اُن کی مثال کب
شعروں میں ہو مقامِ نبی ﷺ کی نشاں دہی
یہ ہُوا نصیب کسی کو کمال کب
افراط اور تفریط کے رستوں کو چھوڑ کر
سرکار ﷺ! لوگ لیں گے رہِ اعتدال کب
یوں تو ہیں اُن کے اُمتی ہونے کے مدعی
جائے گی دل سے الفتِ مال و منال کب
کب جانے پہ سکوں گا میں مٹی بقیع کی
قسمت میں ہو سکے گا یہ حسنِ مآل کب
ہم اُمتِ حضور ﷺ میں ہیں ہو گا آخرش
ناکردہ کاریوں پہ ہمیں انفعال کب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ محبتِ سرکار ﷺ سے گزرتے ہوئے
چلا تو میں بھی تھا شہرِ نبی ﷺ کو ڈرتے ہوئے
جو میں نے دیکھا تھا گنبد کو سامنے اپنے
تو میں نے پایا تھا اعصاب کو بکھرتے ہوئے
مجھے ہے سخت تعجب وہ نہیں ڈرتے
قدم زمینِ مدینہ پہ لوگ دھرتے ہوئے
خدا کا شکر ملی حمد کی مجھے توفیق
رقم نعوتِ نبیِ کریم ﷺ کرتے ہوئے
کبھی نظر میں چراگاہِ طیبہ اقدس
ہرن ختن کا جو دیکھا وہاں پہ چرتے ہوئے
مرے قریب کھڑا ہو گا لازماً رضواں
جو میرے لب پہ ہو نعتِ حضور ﷺ مرتے ہوئے
لگاؤ نعرہ رسالت کا تم اگر دل سے
تو پاؤ لشکرِ دشمنِ نبی ﷺ کو ہرتے ہوئے
خدا کے ہاں ہوئے مقبول اُس کے جذبے
حروفِ نعتِ پیمبر ﷺ میں میرے برتے ہوئے
مدینے پہنچیں گے محمودؔ لازماً ہم بھی
چلے ہیں دم تو حبیبِ خدا ﷺ کا بھرتے ہوئے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں سمجھتا ہوں کہ یہ تھیں آندھیاں سوغات کی
مجھ پہ طیبہ میں تھی بارش بھاگواں ذرّات کی

متّقی ہو کر سیرتِ سرکار ﷺ کی تقلید میں
رنگ لائیں گی ہماری سرخیاں جذبات کی

عظمتِ انساں کو آقا ﷺ نے عطا کی روشنی
مٹ گئیں حرفِ غلط سب پتّیاں ظلمات کی

زندگی انسان کی [illegible] دی سکینت آشنا
حکم آقا ﷺ نے اکھاڑیں شوخیاں آفات کی

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں ملی ہیں ٹھنڈکیں
ہم نے جھیلی تھیں بہت سی گرمیاں حالات کی

تب مزہ ہے جب شبانہ روز ہو ذکرِ نبی ﷺ
سر کیے جاتے ہیں یوں تو گھاٹیاں دن رات کی

لائقِ تکریم ہے آلِ پیمبر ﷺ بے گماں
ذاتِ اطہر کی رہی ہے قدرداں سادات کی

راہِ طیبہ جب بھی لی محمودؔ میں نے ذوق سے
کب چبھیں پاؤں میں میرے کرچیاں صدمات کی

(وصحت زدہ تحسین میں)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی در لیتا نہیں سرکار ﷺ کے در کی جگہ
سنگِ دربارِ پیمبر ﷺ آئی پہ ہے سر کی جگہ

شہرِ خلاقِ دو عالم کے علاوہ دوستو
لے نہیں سکتا ہے کوئی شہر [illegible] کی جگہ

قبّہ و مینارِ آقا ﷺ کا طوافِ [illegible]
آنکھ کی پتلی پہ رکھا اپنے منظر کی جگہ

بجھ گیا اس روشنی ہو آقا ﷺ کا روضہ دیکھ کر
سنگ [illegible] ملا [illegible] تھا قلبِ مضطر کی جگہ

مسجدِ سرکار ﷺ کو دیکھوں تو آتا ہے خیال
ہوگئے تھے لاسے پتھر سنگِ مرمر کی جگہ

سامنے جنّت سے دیکھا میں نے اک جسمِ منیر
جس میں مجھ کو بھی مقدّر نے میسّر کی جگہ

میں سنہری جالیوں میں جھانکنے کی سوچتا
رفت جو ہوتی دوریں اس دیدۂ تر کی جگہ

دیکھ کر محمودؔ کو ہاتف پکارا زور سے
جنّتِ فردوس ہے اُن ﷺ کے حضور کی جگہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شافعِ عصیاں شعاراں دوسرا کوئی نہیں
اپنا آقا ﷺ کے سوا تو سرا کوئی نہیں

عظمتِ محبوبِ رب ﷺ کی انتہا کوئی نہیں
انبیا تک میں محمد ﷺ سے بڑا کوئی نہیں

میرے آقا سرور و سرکارِ عالم ﷺ کے سوا
بعدِ خالق لائقِ مدح و ثنا کوئی نہیں

ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ حلِّ مسائل کی کلید
جو نہ اس سے حل ہو' یہ مسئلہ کوئی نہیں

ابتدا اور انتہا مدحِ رسول اللہ ﷺ کی
خالقِ کُل کے سوا باضابطہ کوئی نہیں

معرفت رب کی نبی ﷺ کی معرفت پائیں گے سب
اور اس منزل کو یارو! راستہ کوئی نہیں

پاؤں مدفینِ بقیعِ شہرِ آقا ﷺ کا شرف
میرا تو اس کے علاوہ مُدّعا کوئی نہیں

اس حقیقت تک رسا محمودؔ آخر ہو گیا
آپ طیبہ کے سوا آپ بقا کوئی نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اپنی طرف آقا و مولا ﷺ نے نظر کی
دنیائے خطا میری وہیں زیر و زبر کی

خدمت میں ہوں مدّاحِ سرور ﷺ کے شجر کی
محشر میں توقع ہے مجھے اس کے ثمر کی

اللہ رے! سرکار ﷺ کے مسکن کی محبت
طیبہ میں تو یادیں بھی نہیں آتی ہیں گھر کی

آنکھیں ہیں کہ مقصورہ سے ہٹتی ہی نہیں ہیں
لپٹا رہے چوکھٹ سے' تمنّا ہے یہ سر کی

معراج کی شب ان پہ قدم آپ ﷺ کے آئے
خوش بختی یہ تاروں کی تھی' قسمت تھی قمر کی

منظور ہوئی قربتِ سرکار ﷺ میں رقّت
اس جا تو پذیرائی ہے آنکھوں کے گہر کی

ہیں نور جو آقا ﷺ تو ہے تابندگی ان سے
وہ خیرِ بشر ہیں تو یہ عظمت ہے بشر کی

محمودؔ نے خلاقِ دو عالم کے کرم سے
مدّاحیٔ سرکارِ دو عالم ﷺ میں بسر کی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں اشعار کی بخشی علی حق سے نسبت ہے
شہ و حفظ ناموسِ نبی ﷺ پر مرنا ہی غیرت ہے
جسے حاصل مدیحِ آقا و مولا ﷺ کا خلعت ہے
اسی کو بارگاہِ سرورِ عالم ﷺ سے نسبت ہے
سرِ حشر آئے گی جو کام وہ اُن کی شفاعت ہے
زہے اعزاز خلق مقصد پر جن کی مدحت ہے
بھلا کچھ اس سے بڑھ کر اور جنت کی نہیں خواہش
مدینے کی طرف آقائے عالم ﷺ سے جو جنت ہے
جونہی نامِ نبی ﷺ سنتا تو اپنا سر جھکا دیتا
یہی جذبات ہیں محشر میں جن کی قدر و قیمت ہے
مرا حسنِ عقیدت خاص ہے دونوں مقاموں سے
اُدھر مکّہ کی حرمت ہے اِدھر طیبہ کی حرمت ہے
یہی تقلیدِ خالق ہے یہی معراجِ انسانی
ہمارے واسطے وردِ درودِ پاک حجت ہے

←

جو اس میں غور کرنے کی سعادت پا سکے بندہ
نبی ﷺ کی مدح میں قرآن کی ہر ایک آیت ہے
محبت رب سے مخلوقِ خدا سے سرورِ دیں ﷺ سے
وہ مہرِ لطف آقا ﷺ ہے محبت جس کی فطرت ہے
میں قدمینِ نبی ﷺ کی سمت پاؤں [illegible] کی عزت
دعا ہے ربِّ عالم سے یہی [illegible] کی حسرت ہے

ہو کے مسرور درود آقا ﷺ پہ پڑھتا جاؤں
حرفِ تعظیم ملے ذہن و سخن کو یا رب!
میرے سرکار ﷺ حضوری کی اجازت دے دیں
ہو پذیرائی عطا میری لگن کو یا رب
اس کو اعجازِ قبولیت آقا ﷺ مل جائے
دینا اعزاز مرے عجزِ سخن کو یا رب!
حشر تک پڑھتا چلا جاؤں نعوتِ سرور ﷺ!
یہ سعادت تو دیے رکھنا ذہن کو یا رب!
واسطہ تجھ کو میں دیتا ہوں نبی ﷺ کا کر دے
عزت و فخر عطا میرے وطن کو یا رب!

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اپنی پلکوں پہ عقیدت کو سجاتے رہنا
ہجرِ طیبہ میں بھی دیپ جلاتے رہنا
رب کے محبوب ﷺ کی درگاہ پہ آتے رہنا
اپنی گردن کو اسی در پہ جھکاتے رہنا
قلب میں جس نے بٹھا لی ہے محبت ان کی
اس کی قسمت میں نہیں رنج اٹھاتے رہنا
قریۂ سرورِ کونین ﷺ کو جانا ہر بار
جھولیاں بھر کے درِ شاہ ﷺ سے لاتے رہنا
نعرہ توقیرِ پیمبر ﷺ کا لگاتے جانا
دھڑکنوں ان کے معابد پہ بٹھاتے رہنا
واقعے سیرتِ سرکار ﷺ کے پڑھتے پڑھتے
اپنے جذبات کو اشعار بناتے رہنا
تذکرہ ان کی شفاعت کا، کیا کر واعظ!
یہ بھی کیا کام ہے لوگوں کو ڈراتے رہنا

سننے کو سنتے چلے جانا سوالات ان کے
اور فقط نعت نکیروں کو سناتے رہنا
پکڑے جائیں گے بہرِ حشر کیسے پہ بندے
کام سرکار ﷺ کا ہے ان کو چھڑاتے رہنا
گھر سے باہر بھی درود آقا ﷺ پہ پڑھنا دل سے
گھر میں بھی محفلِ میلاد مناتے رہنا
کہنا محمودؔ خطاکار نبی ﷺ کی نعتیں
اشکِ شرمندگی آنکھوں سے بہاتے رہنا

محبوب ﷺ ملنے کیلئے اپنے حبیب کو
آگے چلے گئے مہ و اختر کو چھوڑ کر
ہونٹوں پہ مسکراتی نہیں ہے کوئی خوشی
آیا ہوں جب سے شہرِ پیمبر ﷺ چھوڑ کر
روتا تڑپتا ہی نظر آیا ہر ایک کو
جب بھی چلا کوئی درِ سرور ﷺ کو چھوڑ کر
جس میں ہزاروں نعتیں بھری ہیں لکھی ہوئی
محشر کو جاؤں کیسے اس دفتر کو چھوڑ کر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تشریف لائیں خواب میں بھی سیدی (ﷺ) کبھی
ہو تاکہ زندگی مری غم سے بری کبھی

"عشقِ نبی" کو دل میں بسایا ہے آخرش
پہلے تو زندگی ہی نہ تھی زندگی کبھی

جذبات دل کو میں نے انڈیلا ہے شعر میں
کی ہی نہیں ہے نعت میں خانہ پُری کبھی

دنیا میں جتنے بھیجے گئے اور انبیا
تھے عہد گر کبھی تو ہوئے مقتدی کبھی

ملّت کی حیثیت سے ہمارا وقار تھا
حکمِ نبی (ﷺ) سے ربط جو تھا باہمی کبھی

میں نے یہ پایا شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) میں
کام آئی بات کرنی کبھی، خامشی کبھی

جن لوگوں کے لبوں پہ نہ ذکرِ حضور (ﷺ) تھا
ایسوں سے تو رکھی ہی نہیں دوستی کبھی

پیشِ مواجہہ پہ حضوری تھی کل عجب
اشکوں نے کر دی بات، جو تھی ان کہی کبھی

عشقِ نبی (ﷺ) سے میرا ہے گھر بھر بھرا ہوا
پہنچے قریب بھی نہیں مفلسی کبھی

ہم کو ہنساتی بھی رہی طیبہ میں خوشی
اشکوں بھری رہی ہے ہماری خوشی کبھی

میری خطائیں حرفِ غلط یوں بھی ہو گئیں
کچھ کم عطا رہی نہیں سرکار (ﷺ) کی کبھی

حبِّ رسولِ پاک (ﷺ) میں پائے ہیں رہنما
نعمان بوحنیفہؒ کبھی، شافعیؒ کبھی

ہم نے درِ حضور (ﷺ) سے محمودؔ عمر بھر
پائی نہیں کسی بھی طرح کی کمی کبھی

حقیقت ہے مگر یہ فقر بھی خود اختیاری تھا
بندھے تھے جنگِ خندق میں نبی (ﷺ) کے پیٹ پر پتھر

وہ جو سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی الفت سے نہیں واقف
نبی (ﷺ) سے پیار کا جذبہ نہ ہو تو ہے بشر پتھر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ جس کا وظیفہ صبح و شام
خوش نصیب ہے وہ تصور میں نبی ﷺ سے ہم کلام
جم گئیں جس کی نگاہیں عتبۂ سرکار ﷺ پر
وہ فرشتوں کی نظر میں پائے گا اعلیٰ مقام
دیکھتی رہ جائے گی آتشِ جہنم کی تجھے
دامنِ سرکار ہر عالم ﷺ رہے جو تو نے تھام
زندگی کے سارے شعبوں کے لیے ہے رہنما
ہر طرح سے ہے مکمل سرورِ دیں ﷺ کا نظام
عفو کی سند و بعدِ فتح ان کو دی گئیں
چاہتی تھیں جن کی حرکاتِ قبیحہ انتقام
جو کیا کرتا ہے ذکرِ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ
میں کیا کرتا ہوں ایسی شخصیت کا احترام
حلقہ پہلے تو درود و نعت کا قائم کرو
دست بستہ اختتامِ بزم پر کرنا قیام
تھا پسندِ خاطرِ رحمان و ارحم بے گماں
لامکاں کے قصر میں سرکارِ دوراں ﷺ کا خرام
یہ خصوصیت ہے محمودؔ سخن گو کی کہ ہے
اشہبِ تخیل کی نعتوں کے ہاتھوں میں زمام

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنایت و عطایا ہیں گدا پر
توجہ ان کی ہے ہر التجا پر
تھا عکس آئنہ بھی آئنے پر
یہی پردہ تھا رب کے تخلیہ پر
مواقع ہیں کئی ایسے کہ ان میں
رہا راضی خدا ان ﷺ کی رضا پر
ہمیں روزِ جزا کا خوف کیسا
بھروسا ہے محمد مصطفیٰ ﷺ پر
فرشتوں نے بھی حاوی ہوتی پائی
عطا سرکار ﷺ کی میری خطا پر
مقامِ غازی علم الدینؒ دیکھو
فنا آخر ہوئی منتج بقا پر
جو دی سے عامل "افضل علی" ہے
ملی فوقیت اس کو پارسا پر
بچھونوں کے تھے گرچہ آپ حاکم
بچھونا آپ کا تھا بوریا پر
معانق مجھ سے ہو شہرِ نبی ﷺ میں
یہی تو قرض ہے میرے قضا پر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیے محبتِ سرکار ﷺ کے جلائے ہوئے
مدینے پہنچے تھے ہم اپنا سر جھکائے ہوئے
قدم حضور ﷺ نے کی رات ان پہ رکھے تھے
اسی لیے تو ستارے ہیں جگمگائے ہوئے
یہاں سے ملتی ہے ان کو تو بے طلب ہر شے
جو آئے طیبہ میں سرکار ﷺ کے بلائے ہوئے
سروں میں سودا بھی پڑا ہے شہرِ سرور ﷺ کا
دلوں میں بھی ہیں رسول اللہ ﷺ سمائے ہوئے
جو پہنچے قبۂ سرکارِ ہر دو عالم ﷺ پہ
گزرشتات کو آنکھوں پہ تھے سجائے ہوئے
نبی ﷺ ہیں مومنوں کے واسطے رؤف و رحیم
ہم ان کے لطف کو آخر ہیں کیوں بھلائے ہوئے
کبھی سچ پایا ہوا تکذیبِ شانِ آقا ﷺ پہ
اس ایک بات پہ اپنے سبھی پرائے ہوئے
خدا کے حکم پہ محمودؔ سال میں دو بار
چلے مدینے کو قصرِ انا کو ڈھائے ہوئے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کو چلنے کے واسطے
خلق کو دو ہی ﷺ کے زمانے کے واسطے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں دوستو،
آؤ زرِ خلوص لٹانے کے واسطے
پینے کو آبِ طیبہ عطا رب نے کر دیا
طیبہ کا غم ملا جو تھا کھانے کے واسطے
سرکار ﷺ! آپ کے ہیں کچھ ایسے بھی امتی
جن کی ہے زیست زر کے کمانے کے واسطے
میرے حضور سرورِ کونین ﷺ نے مجھے
بادِ صبا کو بھیجا بلانے کے واسطے
خوشنودیٔ نبی ﷺ کی جگہ سعی کیوں کریں
اپنی جگہ بہشت میں پانے کے واسطے
آقا حضور ﷺ! آپ کی امت کو ہر جگہ
دنیا تلی ہوئی ہے ستانے کے واسطے
محمودؔ میری ہے یہ خدائے کریم سے
منت ہے شہرِ آقا ﷺ کو جانے کے واسطے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ کائنات ﷺ کے احسان کم نہیں
شکلِ نبی ﷺ میں رحمتِ رحمان کم نہیں

بُعدِ مدینہ سے میں پریشان کم نہیں
دل میں حضوری کے مرے ارمان کم نہیں

بندہ گناہوں پہ جو پشیمان کم نہیں
محبوبِ کبریا ﷺ کا بھی فیضان کم نہیں

کثرت سے پڑھاتے جاؤ درودِ حضور ﷺ کی
شہرِ نبی ﷺ پہنچنے کے امکان کم نہیں

تم رشتہ اپنا ذکرِ نبی ﷺ سے نہ توڑنا
کافی اگر ہے درد تو درمان کم نہیں

کتنے ہیں حفظِ حرمتِ سرکار ﷺ پہ نثار
دنیا میں نام کے تو مسلمان کم نہیں

لطفِ نبی ﷺ پہ شعر تشکرؔ نہیں ہوا
ویسے تو میرے نعت کے دیوان کم نہیں

وردِ درودِ نعتِ نبی ﷺ، حمدِ کبریا
عزمِ مدینہ کے لیے سامان کم نہیں

میزان پہ وزن ہے تو پیمبر ﷺ کی نعت کا
ویسے تو دہر بھر میں سخندان کم نہیں

احکامِ پاکِ سرورِ عالم ﷺ نہ مان کر
ہم جو بھٹک رہے ہیں، وہ بحران کم نہیں

آقا حضور ﷺ! اس کی بھی توبہ قبول ہو
عصیاں شعار بندہ پشیمان کم نہیں

محمودؔ شانِ آقا و مولا ﷺ کی بات کیا
ان کے تو نام لیوا کی بھی شان کم نہیں

رسول اللہ ﷺ کی الفت کے جذبے
یہی کام آئیں گے کل سچے جذبے

زباں پر لا سکو جب اپنے جذبے
چلو شہرِ نبی ﷺ کو لے کے جذبے

قدومِ مصطفیٰ ﷺ جس میں نظر آئے
اسی سینے میں جاگے سچے جذبے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگایا ہے ہمیں مدحِ نبی ﷺ کے کام پر ایسا
قبول رب ہے ہر اک شعر لکھا معتبر ایسا
نبی ﷺ نے عام کی وحدانیت خلّاقِ عالم کی
جہانِ کفر و ظلمت کر دیا زیر و زبر ایسا
جو تھے اصحابِ پیغمبر ﷺ جو اہلِ بیت تھے ان کے
نہ کوئی معتبر ایسا، نہ کوئی دیدہ ور ایسا
نہیں جس شخص کے لب پر درود پاک کی کثرت
دل اس بندے کا تو پایا گیا گویا کھنڈر ایسا
ثمر جس پر رسولِ پاک ﷺ کی مدحت کے لگ جائیں
لگاؤ روح کے صحرا میں بھی لوگو شجر ایسا
بچ کر آنکھ میزاں سے چلے جاؤ گے جنت کو
درودِ پاک کا پاؤ گے محشر میں اثر ایسا
ملے گی جنّتُ الفردوس میں اچھی جگہ تم کو
تمہیں رضواں نبی ﷺ کی مدح کا دے گا ثمر ایسا

۔ انگشتِ نبی ﷺ سے جب تلک پائی تھی تابانی
نہیں تھا روشن و تاباں و رخشندہ قمر ایسا
حضوری جس کو حاصل ہو گی سرکارِ مدینہ ﷺ کی
مری آنکھوں سے مجبوری میں ٹپکے گا گہر ایسا
کہ اب ہر سال بلوایا مجھے جاتا ہے طیبہ میں
خوشی میں ہو شہرِ پیمبر ﷺ کا سفر ایسا
میں نادم ہوں پیمبر ﷺ کا جہنم کس لیے پاؤں
ہوں عاصی تو، مگر دل میں نہیں ہے کوئی ڈر ایسا
جو کر دے مجتمع سرکار ﷺ کی اُمّت کی بھیڑوں کو
ملے سرکار ﷺ! ہم سے عاصیوں کو چارہ گر ایسا
پسندِ خاطرِ سرکارِ ہر دو کون ﷺ ہو جائے
عطا محمودؔ کو کر دے خدایا! تو ہنر ایسا

دنیا کے لگے پیچھے تو پھر کیسی تشفّی
طیبہ ہی میں پہنچو گے تو پھر ہو گی تشفّی
مدّاحِ آقا ﷺ سے بھی ملتا ہے سکوں کچھ
ہے طاعت و تقلیدِ نبی ﷺ پوری تشفّی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا نبوت کے تسلسل کا نبی ﷺ پر اختتام
آنا ان کے بعد کوئی بھی نبی، ممکن نہ تھا
انبیاء نے عہد میں مانی تھی ان کی اقتدا
ہوتے سرکارِ دو عالم ﷺ مقتدی، ممکن نہ تھا
جب خزائن مالکِ عالم نے اُن کو دے دیے
ہوتا ان سے بڑھ کے کوئی بھی سخی، ممکن نہ تھا
اسمِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ کا ورد جب کرتے رہے
لطفِ رب ملتا نہ ہم کو اس گھڑی، ممکن نہ تھا
گر کرم کرتی نہ آقا ﷺ کی شفاعت کی نظر
روزِ میزاں عاصی ہو جاتے بری، ممکن نہ تھا
سامنے آیا جونہی مقصورۂ عالی کا حسن
میری آنکھوں میں نہ آجاتی نمی، ممکن نہ تھا
ہم تھے خاطی اور خاطی سرورِ عالم ﷺ کے تھے
لطف فرماتے نہ ہم پر سیدی ﷺ، ممکن نہ تھا
ذکرِ آقا ﷺ سے رہی مختص مری مشقِ سخن
مجھ سے ہوتی غیر کی مدحت کبھی، ممکن نہ تھا
لطف فرماتے نہ گر محمودؔ پر اس کے نبی ﷺ
آگہی کا اس سے ربطِ معنوی ممکن نہ تھا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ مائل ہو جب بندگی کی طرف
ذہن ہو سرکار ﷺ کی پیروی کی طرف
دیدِ قبہ کے اعجاز کی خیر ہو
چشم مائل رہی ہے نمی کی طرف
جب سے ہو آیا ہوں شہرِ سرکار ﷺ سے
لوٹ کے آیا ہوں میں زندگی کی طرف
"نفسی نفسی" کی آوازوں کے شور میں
سب نگاہیں اُٹھیں گی نبی ﷺ کی طرف
شائبہ بھی تمازت کا ہو تو چلو
ان کے گنبد کی چھاؤں گھنی کی طرف
جس گنہگار کو چھوٹ سستی ملے
دیکھیں گے سب ملک سیدی ﷺ کی طرف
حکمِ عدولی نبی ﷺ کی ہمیں لے گئی
اپنی بد ذوقیوں سے بدی کی طرف
جب نہیں چلتے آقا ﷺ کے احکام پر
چل پڑے گویا ہم خودکشی کی طرف
حفظِ ناموسِ آقا ﷺ میں محمودؔ جی
چلنا تم جاوداں زندگی کی طرف

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت ہے میرا ہنر حمدِ خدا ہے میرا فن
اس سے میں بڑھتا نہیں فضلِ خدا سے مُطلقاً

بزمِ میلادِ نبی ﷺ یا نعت کی ہو انجمن
ان سے دوری کو سمجھنا دوستو! دیوانہ پن

حفظِ ناموسِ رسولِ محترم ﷺ ہے زندگی
اس حوالے سے یقیں ہے ساتھ، کیا تخمین و ظن

ہو رہی ہیں کائناتیں جس سے ساری مستفید
ہے مدینے میں سخاوت کا سمندر موجزن

سر کیا محسوس میں نے آسمانوں سے بلند
جب بُلاوے کی خبر پائی تھی میں دفعتاً

کاروبارِ رہزنی ملکی سیاست ہو گئی
بن گئے ہیں رہنما سرکار ﷺ! سارے راہ زن

شہرِ طیبہ میں جو کہیں نعتیں رقم محمودؔ نے
کاغذی گویا درِ آقا ﷺ پہ پہنا پیرہن

دوستی محمودؔ سے رکھنے کی ہے خواہش اگر
دل سے مدّاحِ حبیبِ خالقِ کونین ﷺ بن

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بھی ہم در پہ پیغمبر ﷺ کے صدا دیتے ہیں
ہم کو سرکار ﷺ طلب سے بھی سوا دیتے ہیں

بندے جو عتبہ پہ سر اپنا جھکا دیتے ہیں
ن کی توقیر بھی ﷺ آپ بڑھا دیتے ہیں

یوں بھی سرکار ﷺ عقیدت کا صلہ دیتے ہیں
خواب ہیں کے تعبیری کو بدل دیتے ہیں

زندگی میں یہی محسوس کیا ہے میں نے
اپنی توصیف کی سرکار ﷺ جزا دیتے ہیں

دل میں جس شخص کے پاتے ہیں پیغمبر ﷺ چاہت
شہر اسے اپنا ہی ﷺ آپ دکھا دیتے ہیں

حرفِ "الطّالحُ لِیْ" یاد جسے ہوتا ہے
اس کی بخشش کی نوید اس کو سنا دیتے ہیں

آقا ﷺ دربار میں آنے کی اجازت دے کر
گویا فردوس کی خود راہ سجھا دیتے ہیں

اس میں محمودؔ نہیں دوسری رائے کوئی
ہم کو سرکار ﷺ خدا ہی کا دیا دیتے ہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رابطہ ہے اولیاء سے مصطفیٰ ﷺ سے ربط
اس لیے رکھتا رہا ہوں صوفیہ سے ربط

تھی شبِ اسریٰ رجب کے ماہ کی وہ ایک رات
جس میں تھا آئینہ گر کا آئینہ سے رابطہ

وہ بفضلِ کبریا بندہ بہ بیعت یوں تھا
جس کا قائم ہو گیا شمسِ ہدیٰ سے رابطہ

مل گئے جب اس کو پڑھ وردِ درودِ پاک کے
خود اجابت نے کیا میری دعا سے رابطہ

ربط شہرِ رسولِ حق ﷺ سے رکھنے کے لیے
میر رہتا ہے سدا قائم صبا سے رابطہ

خود رسا ہو کر مدینے یا وہاں کی یاد سے
رکھنا شہرِ پاک کی آب و ہوا سے رابطہ

اُمتی سچے رسولِ محترم ﷺ کے ہو اگر
مت رکھو اپنی انا سے یا ریا سے رابطہ

میری سب بیماریاں شہرِ نبی ﷺ نے دور کیں
ہو گیا ہے جب سے اس دارالشفا سے رابطہ

جب مدینے کے کبوتر ہیں نظر کے سامنے
کیا ضرورت ہے کہ ہو اپنا ہُما سے رابطہ

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں ایک موذی مار کر
ہو گیا ممتاز غازی کا بقا سے رابطہ

وردِ اسمِ سرورِ کونین ﷺ میں کامل ہوئے
یوں ہوا مستحکم اپنا اتقا سے رابطہ

یہ دعا محمود کی کر دے خدایا! مستجاب
ہو فضائے شہرِ آقا ﷺ میں قضا سے رابطہ

بندگانِ خدا کے ناصر ہیں
مصطفیٰ ﷺ رب کے ہیں حبیبِ لبیب

زائرو! پیرہن ادب کا ہو
شہرِ سرکار ﷺ آ رہا ہے قریب

عتبۂ مصطفیٰ ﷺ پہ نظریں ہیں
اوج کو جا رہا ہے اپنا نصیب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے ذکر میں مشغول تم بھی ہو ہم بھی
چھلک سکے گا نہ اپنے قریب تو غم بھی
ہمارے آقا و مولا ﷺ بفضلِ مالکِ رب
رسولِ اوّل و آخر رسولِ اعظم بھی
سحابِ لطفِ خدائے کریم برسے گا
نبی ﷺ کے نام پہ پلکوں پہ آئے تو نم بھی
زبان تیری رہے اس حمدِ خالق میں
رہے درود کا ہاتھوں میں تیرے پرچم بھی
حضور ﷺ رکھتے ہیں سب میری حاجتوں کی خبر
حضور ﷺ کرتے ہیں ہر شے مجھے فراہم بھی
ہر ایک غم کا مداوا بھی آپ سے ہوگا
ہر ایک زخم کا دیں گے حضور ﷺ مرہم بھی
وہاں پہ کھائیں صفاوی کھجوریں جی بھر کر
پیا ہے ہم نے مدینے میں آبِ زم زم بھی
وہ ہیں رشیدؔ جہانوں کے واسطے رحمت
انھی کے زیرِ نظر ہیں تمام عالم بھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مالک! مجھے بھیجے جو مدینے میں تو اب سے
الفاظ مجھے سارے عطا کرنا ادب کے
القاب ہیں بخشے ہوئے آقا ﷺ کو جو رب کے
مستحسن وہ سارے ہی الفاظ ہیں ڈھب کے
بن مانگے دیا سرورِ کونین ﷺ نے سب کچھ
سینے میں گھٹے رہ گئے الفاظ طلب کے
نام آیا جو بھی سرورِ عالم ﷺ کا زباں پہ
آثار ہوئے ختم وہیں رنج و تعب کے
جب گنبدِ سرسبز نگاہوں میں بسے گا
کھل اٹھیں گے آخر کو شگوفے ترے لب کے
جب مجھ کو ہو مدّاحیٔ سرکار ﷺ میسّر
لمحات وہ سارے ہیں بھرے جشنِ طرب کے
سرکار ﷺ! انھیں دیدِ مدینہ سے نوازیں
اُمّیدِ حضوری میں ہیں مجبور جو کب کے
محمودؔ انھیں صرف کرو "صلِّ علیٰ" میں
لمحاتِ عقیدت جو ہیں آخرِ شب کے

☆☆☆☆☆

پاؤ گے سرور و سرکار ﷺ کی خوشنودی کو
اپنے بھائی کا کسی طور بھلا کر دیکھو
عجز اپناؤ تو سرکار ﷺ کو ناصر پاؤ
اپنی عادات سے تغلیط انا کر دیکھو
مجلسِ حمد میں جاتے ہو بہت اچھا ہے
بزمِ نعتِ پیمبر ﷺ میں بھی آ کر دیکھو
یہ جو محظوظ ہوا لطف دوبالا ہو گا
نعت میں حمدِ الٰہی کو ملا کر دیکھو

لکھی گئیں مری قسمت میں جس گھڑی خوشیاں
بقیعِ پاک میں پاؤں گا دائمی خوشیاں
نبی ﷺ کے پیار میں پاؤ گے معنوی خوشیاں
جہاں میں ورنہ تو ساری ہیں عارضی خوشیاں
نظر کی پتلی پہ منظر جو قبہ کا اترا
تو پھیلیں میری نگاہوں میں شبنمی خوشیاں
عطا کرے گی بروزِ نشور بندوں کو
رسولِ پاک و مکرم ﷺ کی پیروی خوشیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبۂ پاک کو آنکھوں میں بسا کر دیکھو
اس طرح اپنے پیمبر ﷺ کو منا کر دیکھو
رحمتِ رب جو جہاں ساتھ تمھارا دے گی
ساتھ تقدیر جو دے طیبہ میں جا کر دیکھو
مت نظر صرفِ زر و مال جہاں پہ رکھو
نغمۂ نعتِ نبی ﷺ عجز سے گا کر دیکھو
زندہ رہنے کی تمنا میں محبت والو!
آپ ناموسِ پیمبر ﷺ سے وفا کر دیکھو
استجاب اس کا توقع سے بھی بڑھ کر ہو گا
کہہ کے تم "حسنِ علی" رب سے دعا کر دیکھو
فرقِ افلاک کو قدموں کے تلے پاؤ گے
آگے قدمین کے نظروں کو جھکا کر دیکھو
سایۂ رحمتِ رحمان میں آ جاؤ گے
اپنے سرکار ﷺ کا کوئی بھی کہا کر دیکھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس میں مدحِ آقا ﷺ کی خاص اہمیت ہو گی
سربلند لوگوں میں اس کی شخصیت ہو گی

بزمِ نعت گوئی میں جس کی رنگینیت ہو گی
حشر میں اسی کی تو یارو! مغفرت ہو گی

مدحتِ پیمبر ﷺ کو دیکھنا سرِ محشر
وہ وقار پائے گا، اُس کی تمکنت ہو گی

جب بقیعِ غرقد کا میں رہائشی ہوں گا
مستقل مدینے میں میری شہریت ہو گی

پائے گا وہی عرفانِ خالقِ عوالم کا
جس کے قلب کو حاصل ان کی معرفت ہو گی

جب چلیں گے سب ہادی اس کے حکمِ آقا ﷺ پر
باشرف ممالک میں اپنی مملکت ہو گی

اس کو ڈھونڈتی ہو گی خلد خود سرِ محشر
بندۂ پیمبر ﷺ کی ایسی حیثیت ہو گی

←

الفتِ صحابہؓ ہے میری روح پہ حاوی
بعدِ نعت ہونٹوں پہ ان کی منقبت ہو گی

کس طرح تو پہنچے گا شہرِ سرورِ دیں ﷺ میں
رہ میں اگر حائل کوئی مصلحت ہو گی

جھوم جھوم جائیں گے قبر کے فرشتے بھی
الفتِ سرورِ دیں ﷺ میں یہی شعریت ہو گی

جب غزل کی فرمائش میرے آگے آئے گی
کیوں نہ میرے ہونٹوں پہ یک معذرت ہو گی

جاں نکل کے گا جب رشیدؔ کی یارو!
سوئے قبۂ انور اس کی محویت ہو گی

جنھیں دی نہیں ہے آقا ﷺ نے اجازت حضوری
تقدیر میں ہے ان کی درِ مصطفیٰ ﷺ سے دوری

رہا کم درود ہونٹوں پہ ترے اسی لیے تو
درِ مصطفیٰ ﷺ پہ تیری ہیں گزارشیں ادھوری

مرے لاشعور پہ ہے جو کرم عطائے رب کا
مری اس سے مدحِ آقا ﷺ میں ہیں کاوشیں شعوری۔

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی حیثیت کے ہو کے قائل
ہوئے شیر و شکر سارے قبائل
مسلماں ہے وہی جو مصطفیٰ ﷺ کی
ہو محبوبیت خالق کا قائل
قدم رکھتا ہے شاہوں کے سروں پر
وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا سائل
کبھی کر مشورہ مصطفیٰ ﷺ سے
ترے حل کیوں نہ ہوں گے سب مسائل
حدیثوں میں صحابہؓ مصطفیٰ ﷺ کے
بیاں کرتے ہیں آقا ﷺ کے فضائل
جو دیکھو تو کیے ہیں ترمذیؒ نے
بیاں سرکارِ والا ﷺ کے شمائل
رسولِ پاک ﷺ کے قرب کے باعث
ہیں تخفیفِ طبیعت کو رذائل
نظر محمودؔ پر آقا ﷺ نے ڈالی
خطاؤں کے تھے سب اثرات زائل

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبتِ رسولِ پاک ﷺ جو گاتا چلا گیا
رنج و غمِ جہاں کو بھلاتا چلا گیا
اس کی لحد میں نورِ نبی ﷺ تھا ضیا فروز
شمعیں خلوص کی جو جلاتا چلا گیا
پکڑے جیسے دھرے پہ گئے جو بروزِ حشر
ان کو کرم نبی ﷺ کا چھڑاتا چلا گیا
محشر میں مصطفیٰ ﷺ کا تشفی کا ایک لفظ
روتے ہوؤں کو پل میں ہنساتا چلا گیا
پہنچا تو تھا قریب تردد تحسین طراز
پر سو گئے خود نعت سناتا چلا گیا
ہونٹوں پہ آ گئے وں سے درودِ رسولِ رب ﷺ کے
ہر حرفِ اضطراب مٹاتا چلا گیا
مختار قادری تھا محبت کا راہرو
اس راہ میں قدم وہ بڑھاتا چلا گیا
محمودؔ بھی کے گنبدِ خضر کے سامنے
اپنا سرِ عزیز جھکاتا چلا گیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہِ رجب میں رات ملن کی جو آئی ہے
آقا ﷺ کی عرشِ کبریا پہ رونمائی ہے
تکریمِ مصطفیٰ ﷺ میں کمی جس کو بھائی ہے
اپنی ہر ایسے دشمنِ دیں سے لڑائی ہے
نعتِ حبیبِ حق ﷺ جو مرے لب پہ آئی ہے
اندوہ و رنج و غم سے تبھی میری رہائی ہے
مدحت سرائی ان ﷺ کی ہماری کمائی ہے
سیدھی یہی خدا کے جہاں تک رسائی ہے
برزخ میانِ خالق و مخلوق ہیں نبی ﷺ
سرکار ﷺ کا خدا ہے انھی کی خدائی ہے
خیر البشر بھی ان کو کہو تم تو سوچ کر
اس راہِ پُرخطر میں بڑی گہری کھائی ہے
توہین ہضم کر نہ سکا جو حضور ﷺ کی
ممتاز قادری وہ نبی ﷺ کا فدائی ہے
سرکار ﷺ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ملک میں
مہنگائی ہو گئی ہے کچھ اتنی دہائی ہے!
محمود اس نے کر دیا مستغنیٔ جہاں
میں نے درِ حضور ﷺ سے جو بھیک پائی ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پلکوں پہ موتی یادِ نبی ﷺ کے سجایئے
نغمے نعوتِ سرورِ عالم ﷺ کے گایئے
ہاتھوں کو سمتِ طیبۂ انور بڑھایئے
محبوبِ رب ﷺ کو حالِ دل اپنا سنایئے
قسمت جو روٹھ جائے تو اس کو منایئے
گنتی کچھ اور "وصلِ علیٰ" کی بڑھایئے
کیا تم کو حفظِ حرمتِ سرور ﷺ کا ہے خیال
اپنی عقیدتوں کو ذرا آزمایئے
تکریمِ مصطفیٰ ﷺ کا جنھیں کم خیال ہو
یہ کم سے کم ہے ایسوں کو آنکھیں دکھایئے
جو ہو سکے تو حرمتِ دینِ حضور ﷺ میں
تکلیفیں جھیل جایئے اور مسکرایئے
تشریف رکھتے ہوں گے وہاں خود حضورِ پاک ﷺ
جب قبر میں پہنچیے تو نظریں جھکایئے
توفیق دے خدا تو لکھوں مدحِ مصطفیٰ ﷺ
اب تک تو لکھنے میں نے فقط ابتدا کیے
محمود آپ دنیا گھر میں شبانہ روز
آنسو پئے حضوریٔ طیبہ بہایئے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود پاک سے اُلفت ہماری
عبادت ہے یہی عادت ہماری
نبی طیبہ میں گر تُربت ہماری
تو ہو گی حشر میں وُقعت ہماری
نہ سُنّت سے رہی قُربت ہماری
ی سے آ گئی شامت ہماری
خدایا! ہوں رسا طیبہ میں ہم بھی
یہ ہے زاری یہ ہے منّت ہماری
نبی ﷺ کے نام لیوؤں سے اُلفت
خدا کا شکر ہے فطرت ہماری
جو پہنچے ہم درِ محبوب رب ﷺ تک
وہاں نکلی ہے ہر حسرت ہماری
نبی ﷺ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے
ہے اُن کے سامنے حالت ہماری

ہے سرمایہ ہمارا نعتِ سرور ﷺ
محبّت ان کی ہے دولت ہماری
ملے دو گز زمیں طیبہ میں ہم کو
پذیرا ہو اگر چاہت ہماری
اِسی سے ہو گی جنّت تک رسائی
پیمبر ﷺ سے جو ہے نسبت ہماری
یہ سمجھایا ہے ہم کو مصطفیٰ ﷺ نے
وہ پائیں گے جو ہے قسمت ہماری
ہے باعث سُنّتِ سرور ﷺ سے غفلت
جو دنیا میں بنی دُرگت ہماری
فدا محمودؔ جاں آقا ﷺ پہ کر دیں
ہمیں کہتی ہے یہ غیرت ہماری

جس کے کانوں میں پڑے گا حرفِ رضوانِ بہشت
ذکرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا سُنے جو غور سے
میں سمجھتا ہوں کہ مقبولیت اُن کی ہو گئی
عرضیاں بھیجی گئیں طیبہ کو جو لاہور سے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ نبی ﷺ سے دل میں جو جلتا ہے دیا سا
دیتا ہے خلوتوں میں محمودؔ کو دلاسا
شہرِ نبی ﷺ میں جو بھی بندہ لگا گدا سا
محسوس ہو رہا تھا پتا وہ آشنا سا
آقا ﷺ کا سبز گنبد تجلی پہ نقش یوں ہے
منظر ہر ایک مجھ کو لگتا ہے اب ہرا سا
جتنی گزارشیں ہیں، اپنے نبی ﷺ سے کہہ دے
بھر جائے گا بالآخر سب خواہشوں کا کاسہ
جبریل آگے بڑھ کر اس کی مدد کو آئے
جو طاعتِ پیمبر ﷺ میں چل پڑے ذرا سا
پیاس اس کی معرفت کی، سب بجھ گئی یہاں پہ
طیبہ میں کوئی بندہ رہتا نہیں ہے پیاسا
صحابۂ مصطفیٰ تھے رب کے نبی ﷺ کے ساتھی
تکمیلِ دیں کا مظہر سرکار ﷺ کا نواسا ۵

عقبہ پہ میں نے دیکھا جس کو بھی سر جھکائے
ہر ایک شخص مجھ کو لگتا ہے شناسا
ہے آج مملکت کی بدقسمتی کا رونا
سرکار ﷺ! آج رہزن لگتا ہے رہنما سا
جو مداحِ محمد ﷺ ہے نعت گو ہے اس کا
محمودؔ ہے تخلص اور نام ہے بھلا سا

آئے گا حصرِ رحمتِ رب میں گر ترا
مصرع کوئی حضور ﷺ کو منظور ہو گیا
خاکِ مدینہ ہو گئی نورانیت فزا
قریۂ نبی ﷺ کا رشک دو طور ہو گیا
پایا انہوں نے رفعت و رحمت کا اختیار
لطف و کرم حضور ﷺ کا دستور ہو گیا
طیبہ میں جس نے حاضری کا اذن پا لیا
مجبورِ شہرِ نور تھا، مسرور ہو گیا
اس سے خدا کے لطف نے دوری شعور کی
ل کے حبیب پاک ﷺ سے جو دور ہو گیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سخن شعر کوئی جو بحرِ حسانؓ ملتا ہے
کسی بندے کو نعتوں کا یہ دیوان ملتا ہے

ہم توحید و محبوبیتِ سرکار ﷺ ذاتی ہے
جسے سرکار ﷺ ملتے ہیں اُسے رحمان ملتا ہے

وہی جو سیرتِ سرکار ﷺ پہ چلتا رہا اُس کو
کرم شانِ رسول اللہ ﷺ کے شایان ملتا ہے

حضوری جس کو حاصل ہے درِ سرکارِ والا ﷺ کی
اُسے ایقان ملتا ہے اُسے عرفان ملتا ہے

نہیں جس کی زباں پہ تذکرہ محبوبِ رحماں ﷺ کا
یہ وہ بندہ ہے جس کا دشتِ دل ویران ملتا ہے

وہ جس کے ہونٹ مدحِ خیرِ آقا ﷺ میں رہے شاغل
سکوں ملتا نہیں اس کو اُسے خلجان ملتا ہے

ہے اس کا مرکزی نکتہ فضیلت میرے آقا ﷺ کی
جو قرآنِ مبیں میں نبوت کا بیان ملتا ہے

وہی ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ میں جس کے دن گزرے
سے کچھ آگے بڑھ کر حشر میں رضوان ملتا ہے

نبی ﷺ کے ذکر سے ہوتا ہے بندہ عازمِ طیبہ
بظاہر وہ اگرچہ بے سروسامان ملتا ہے

درودِ مصطفیٰ ﷺ صلِّ علیٰ جس کا وظیفہ ہو
کرم ربِّ محمد ﷺ کا سے ہر آن ملتا ہے

بڑھا سے جو پیمبر ﷺ کی اطاعت کو قدم اپنے
سے ہر ہر قدم پہ خلد کا امکان ملتا ہے

نبی ﷺ کا ذکر ہے بیّن الشکور مصحفِ خالق
انہی کی نعت میں ہر سورۂ قرآن ملتا ہے

رشید احمد ہے دریوزہ گرِ آقا ﷺ وہی جس کو
درِ سرکار ﷺ سے ٹکڑا بہر عنوان ملتا ہے

وہاں خوشبوئے سرکارِ جہاں ﷺ کا اب بھی ڈیرا ہے
جو ہیں غارِ اُحد میں وہ ہیں سب سے معتبر پتھر

وہ جو سرکارِ ہر عالم ﷺ سے نفرت کے نہیں داعی
وہی بدبخت ہیں جن کی پڑے ہیں عقل پہ پتھر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے غیرِ سرورِ عالم ﷺ کو چاہا ہی نہیں
اس حوالے سے بھی کیا روشن مرا ماضی نہیں

پیار جس کو کم ہو آقا ﷺ سے مرا ساتھی نہیں
ایسے انساں سے تعلق ہی مرا کوئی نہیں

ہونٹ تو میرے نہیں ہو سکتے بوسہ زن کبھی
جالی پہ میری نگاہوں نے بھی کیا چھُوئی نہیں

میں درودِ پاک کا عامل تو کیا، معمول ہوں
ایک اس اچھائی سے بڑھ کر کوئی پونجی نہیں

دیکھ لو تحویلِ قبلہ کی بھی جو آیات ہیں
کیا پسند آقا ﷺ کی ربِّ پاک کی مرضی نہیں

سرورِ عالم ﷺ کی محبوبیّتِ ربِّ جہاں!
کیا متونِ شعرِ اختر کی یہی سُرخی نہیں

حشر کے دن اٹھ گئی میری طرف چشمِ نبی ﷺ
کوئی اچھائی عمل نامے میں ویسے تھی نہیں

←

دشمنوں نے بھی کیا تسلیم سب ادوار میں
دہر بھر میں زندگی کوئی بھی ان ﷺ کی سی نہیں

حاضریٔ شہرِ طیبہ کی میں کیا وجہیں کہوں
شہرِ آقا ﷺ کے سوا لگتا کہیں بھی جی نہیں

جو بھی کچھ مانگوں مجھے آقا ﷺ عطا کرتے ہیں سب
میرا یہ احساس ہنگامی کہاں، وقتی نہیں

ہے رُخِ پرواز جس کا شہرِ سرور ﷺ کی طرف
دوستو! کیا وہ مری تخئیل کا پنچھی نہیں

ہر مرض کے واسطے خاکِ شفا طیبہ میں ہے
ایسی دنیا کے کسی بھی شہر کی مٹی نہیں

قادری ممتاز (آقا ﷺ کا عقیدت کیش) کیا
راہِ حفظِ حرمتِ سرکار ﷺ کا راہی نہیں

سال میں دو ماہ خود محصور ہو سکتا ہے، پر
دل کی تو شہرِ رسولِ پاک ﷺ سے دوری نہیں

درود و نعتِ سرور ﷺ کی محافل
یہ دو رستے ہیں اور ہے ایک منزل

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ کا دل پہ مرے کیا اثر نہیں
سب بند کیا نہیں مرے کیا دیدے تر نہیں

مجھ کو خطا شعاریوں سے کچھ خطر نہیں
فضلِ رسولِ پاک ﷺ سے محشر کا ڈر نہیں

اسریٰ کی رات کی تو حقیقت ہے اس قدر
رب منتظر نہیں کہ نبی ﷺ منتظر نہیں

ہر نعت کو نگاہِ عطائے خدا میں ہے
کہتا ہے کون نعتِ نبی ﷺ با ثمر نہیں

رہرو بھی آپ، راہبر بھی آپ ہیں نبی ﷺ
سدرہ سے آگے ان کا کوئی ہم سفر نہیں

نورانیت کا منبع و مصدر مدینہ ہے
نورانی ایسی اور کہیں کی سحر نہیں

جو عرض میں نے کی ہے پیمبر ﷺ کے سامنے
لگتی تو مختصر ہے مگر مختصر نہیں

جس کو نہ اعتبار مدحِ نبی ﷺ پہ ہو
چشمِ خدائے پاک میں وہ معتبر نہیں

ہے دیدہ زیب گنبدِ سرکارِ کائنات ﷺ
اس کے علاوہ جا کوئی جاذبِ نظر نہیں

اپنی مرادیں لے کے ہی ٹلتا ہے ہر گدا
لوٹے جہاں سے خالی کوئی اُن کا در نہیں

حکمِ نبی ﷺ نہ ماننے کا شاخسانہ ہے
آپس میں متحد اگر بشیر و بشر نہیں

محمود کہہ رہا ہے مرا تجربہ یہی
غیرِ نبی ﷺ کی مدح تو کوئی ہنر نہیں

سر جھکانا ہے تو حرمینِ مطہر میں جھکاؤ
اور ہر جا پہ ہے گردن کا تمھاری خم غلط

میں مگن وردِ درودِ پاکِ سرور ﷺ میں رہا
دوریٔ طیبہ کا یوں کرتا رہا ہوں غم غلط

واقعاتِ سیرتِ سرکار ﷺ پر کر غور و فکر
ہے حصولِ مال و زر میں فکرِ بیش و کم غلط

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی مدح کرنے میں نہیں کچھ بھی کمال اپنا
ہے فضلِ رب سے نعتِ پاک میں یہ اشتغال اپنا
بچھائے جتنے بھی دنیا ہمارے گرد جال اپنا
بچا لے جائے گا طیبہ ہمیں ہے یہ خیال اپنا
سنا جاتے ہیں سب اشعار ہم اپنے پیمبر ﷺ کو
دکھاتے ہیں حروفِ نعت کے اندر سے حال اپنا
گزرتے ہیں جو شہرِ سرور و سرکارِ عالم ﷺ میں
انھی راہوں سے گزرے سکوں کے ساتھ سال اپنا
اہم تر حفظِ ناموسِ رسولِ پاک ﷺ ہے سب سے
کہ رستے میں ہو قربان جان، اولاد، مال اپنا
انھیں مسحور کر ڈالا، انھیں مبہوت کر ڈالا
دکھایا جب پیمبر ﷺ نے صحابہؓ کو جمال اپنا
کہاں سے چل کے، دیکھو، نسبتیں جاتی کہاں تک ہیں
نبی ﷺ، اللہ کے اپنے تھے، اُن کا تھا بلالؓ اپنا

ہمیشہ ہم نے پایا ہے سبھی کچھ اُن کی چوکھٹ سے
نہ ہو گا مسترد کب ہے پیمبر ﷺ سے سوال اپنا
ندامت پر ہماری مصطفیٰ ﷺ کو رحم آئے گا
ہمارے کام آئے گا سرِ حشر انفعال اپنا
بھری فردِ عمل میں اور نیکی تو نہ ہو شاید
یقیں "صلِّ علیٰ" پر ہے کہ ہو اچھا مآل اپنا
اسی سے پانی پیتا ہوں تو میں مسرور رہتا ہوں
ہے خاکِ پاکِ طیبہ سے بنا جامِ سفال اپنا
چلے ہم انحرافِ راہِ سرکارِ دوعالم ﷺ پر
اسی بدبختی کے باعث ہوا ظاہر زوال اپنا
یقیں محمودؔ فضلِ خالق و مالک پہ ہے مجھ کو
کہ ہو گا شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ میں ارتحال اپنا

عنایت حبیبِ حق ﷺ کے قائل
جری ممتاز ہے کہ مردِ کامل
جہانِ ظلمت آثار جفا نے
کیا ہے کس کو پابندِ سلاسل

☆ ☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے شرف تمھاری دعا بھی قبول کا
سرکار ﷺ کو جو واسطہ دو تم بتولؓ کا

چشمِ عطائے خالقِ کُل میں نہ کیوں رہوں
ہوں تذکرہ نویس خدا کے رسول ﷺ کا

ٹھوکر رسیدِ قاقم و سنجاف کو کروں
بستر ملے مدینے میں گر خاک دھول کا

پورے کا پورا دینِ نبی ﷺ میں دخُول کر
بے فائدہ ہے دخل یہاں پہ فضُول کا

دل میں تھی مختصر سی تھی پھر بھی قبول تھی
عرضی سے ربط عرض کا تھا اور نہ طول کا

باغِ مدینہ سے چلی میری طرف صبا
دل کی کلی نے کھل کے لیا نام پھول کا

کر اتباعِ سرورِ کونین ﷺ اختیار
امکاں ہے مغفرت کی سَنَد کے حصول کا

محمودؔ بعدِ طیبہ سے دل کو ملول رکھ
آقا ﷺ دھیان رکھتے ہیں قلبِ ملول کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے دیارِ پاک سے ہو آئی ہے نگاہ
اس دن سے میری واقفِ بینائی ہے نگاہ

مصروفِ دیدِ قُبّہء آقائی ﷺ ہے نگاہ
تو دفترِ اشک سے مری دھندلائی ہے نگاہ

دربارِ مصطفیٰ ﷺ کی تمنّائی ہے نگاہ
اس ذوق میں تو وقفِ توانائی ہے نگاہ

قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کی بھی شیدائی ہے نگاہ
قُبّہ پہ ہو تو صَرفِ جبیں سائی ہے نگاہ

میزاب دیکھ کر سوئے طیبہ جمی رہی
لگتا رہا ہے مجھ کو کہ سودائی ہے نگاہ

ہم کو بھلے بُرے کی یُوں تمیز ہو گئی
سرکارِ کائنات ﷺ نے اُجلائی ہے نگاہ

پڑھتے ہوئے کلامِ خدائے کریم کو
آقا ﷺ کی عظمتوں کی تماشائی ہے نگاہ

محمودؔ میرے ہوش تو کچھ کہہ نہیں سکے
پیشِ مُواجَہہ پہ گویائی ہے نگاہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے طاعتِ رسولِ امیں ﷺ مایۂ نجات
پائے گا ہر مطیعِ نبی ﷺ تحفۂ نجات
قائم نبی ﷺ کے ذکر سے ہے رشتۂ نجات
واضح ہے سب نکات سے یہ نکتۂ نجات
اس سے صباح و شام کا اپنا ہے اختلاط
نعتِ نبی ﷺ ہے اپنے لیے نسخۂ نجات
تعمیلِ حکمِ رب بھی ہے تقلیدِ رب بھی ہے
ہر صیغۂ درود ہُوا صیغۂ نجات
جس دن مُواجہہ نظر آیا حضور ﷺ کا
آیا ہے عاصیوں کو نظر چہرۂ نجات
مقصورہ نقش آنکھ کی پُتلی پہ یُوں ہُوا
پھیلا دیا گیا ہے وہیں نقشۂ نجات
پہچان جس کو سرورِ کونین ﷺ کی ہوئی
اس کے لیے لحد میں کھُلا غرفۂ نجات
محمودؔ اتباعِ پیمبر ﷺ شعار کر
اس کے لیے غفور کا ہے وعدۂ نجات

☆☆☆☆☆

نعت کے موضوع پر دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعرِ نعت) راجا رشید محمود کے
۵۵ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیثِ شوق	منشورِ نعت
سیرتِ منظوم	۹۲	شہرِ کرم
مدیحِ سرکار ﷺ	قطعاتِ نعت	نبی علی الصلوٰۃ
مخمّساتِ نعت	تقاسیمِ نعت	فردیاتِ نعت
کتابِ نعت	حرفِ نعت	نعت
سلامِ ارادت	اشعارِ نعت	اوراقِ نعت
مدحتِ سرور ﷺ	عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت
صبحِ نعت	صباحِ نعت	احرامِ نعت
شعاعِ نعت	دیوانِ نعت	منشوراتِ نعت
منظومات	تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت
بیانِ نعت	بہائے نعت	حرمینِ نعت
التفاتِ نعت	حمایتِ نعت	[illegible]
کمالِ نعت	بستانِ نعت	سرودِ نعت
تابشِ نعت	صدائے نعت	منہاجِ نعت
متاعِ نعت	قندیلِ نعت	ذوقِ مدحت
فانوسِ نعت	مشعلِ نعت	کہکشانِ نعت
اعزازِ نعت	نعت ورزی	کلامِ نعت

دفترِ نعت　مدیحِ احمد (ﷺ)　کاوشِ نعت　لقائے نعت

..........ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں..........

حمدیں = ۶　حمد و نعت = ۲　قطعات = ۵۸۹
غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۸۰۹ {ان میں موجود اشعار = ۲۹۷۸۹}
فردیات = ۲۶۳　مخمسات = ۲۶　تضمینیں = ۵۳
نظمیں = ۱۳　مثلث = ۳ (۲۷ بند)　مسدس = ۵ (۱۸ بند)
مربع = ۱ (۷ بند)

..........ان ۵۵ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۹۱۲..........

تدوین نعت (مطبوعہ کاوشیں)

- مدحِ رسول ﷺ
- نعتِ خاتم المرسلین ﷺ
- نعت کا تحفہ
- نعت حافظ
- قلزمِ رحمت
- مدحِ سرورِ کونین ﷺ
- تجلی نعت
- درود و سلام (دو حصے)
- عربی نعتیں (دو حصے)
- نعت کیا ہے؟ (چار حصے)
- نعت ہی نعت (سولہ حصے)
- کلامِ مجتبیٰ (دو حصے)
- غیر مسلموں کی نعت (چار حصے)
- سلامِ منیب (دو حصے)
- آزاد بیکانیری کی نعت
- حسن بریلوی کی نعت
- غریب سہارنپوری کی نعت
- علامہ اقبال کی نعت
- بہزاد لکھنوی کی نعت
- اختر الحامدی کی نعت
- محمد حسین فقیر کی نعت
- شہید بریلوی اور جمیل نظری کی نعت
- کافی کی نعت
- طلعت بریلوی کی نعت
- جوہر محمد علی کی نعت
- حامد بریلوی کی نعت
- نعت قدسی
- عربی نعت
- وارثی کی نعت
- نعتیہ مسدس
- آزاد نعتیہ نظم
- نعتیہ رباعیات
- نعتیہ مخمس
- نور علیٰ نور
- استغاثے
- معراجِ نور
- رسول اللہ ﷺ کا تعارف (چار حصے)
- فیضانِ رضا
- حضور ﷺ کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال
- اسد رنگی کی نعت
- حدیث حمد و نعت

صفحات = ۱۶۱۲

تدوین مناقب

- مناقب سیدہ زہرا
- مناقب داتا گنج بخش
- مناقب خواجہ غریب نواز
- مناقب غوث اعظم
- مناقب سید الہجویری گنج بخش
- مناقب بہاء الدین زکریا ملتانی
- نذرِ داتا
- سلطان باہو کی مدح میں

صفحات = ۱۹۲ صفحات

Monthly "NAAT" Lahore
CPL 214

آثارِ مدینہ

مدینہ منورہ کا تصویری البم

رجا رشید محمود

1592 روپے

11½ x 9 سائز کے 256 صفحات

ہر صفحہ چہار رنگا نعت

مدینہ منورہ کی 719 نئی اور پرانی تصاویر کا سینکڑوں سال کا ریکارڈ ایک ہی جگہ پر جمع
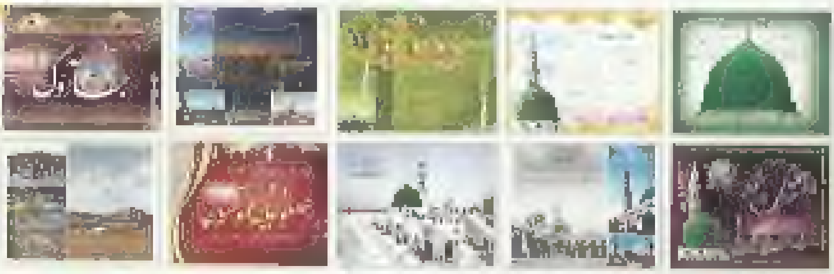
32 قرآنی آیات کے خوبصورت طغروں سے کتاب کی زینت